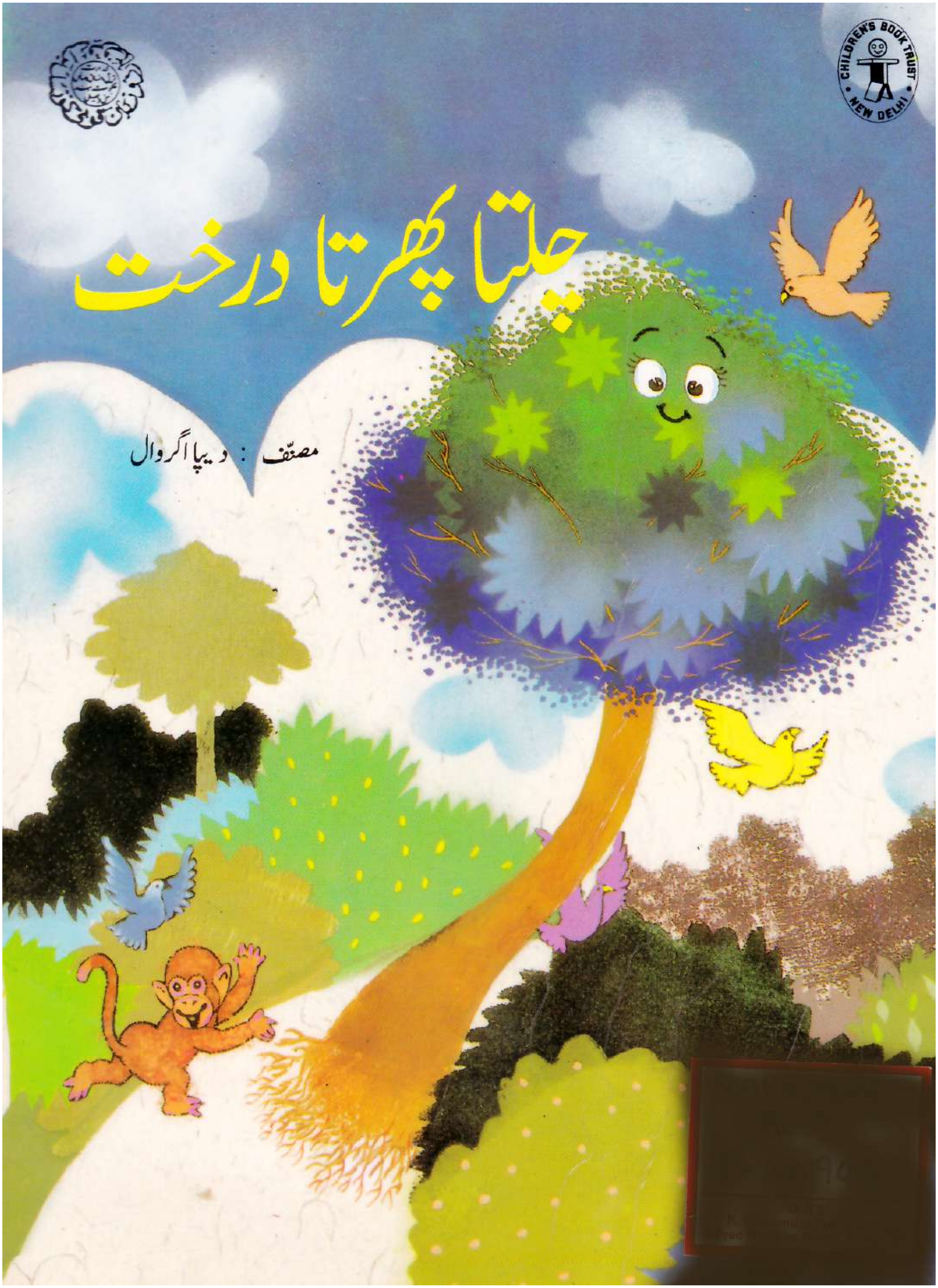


چلتا پھرتا درخت
مصنّف : دیپا اگروال
CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI

چلتا پھرتا درخت



مصنّف : دیپا اگروال

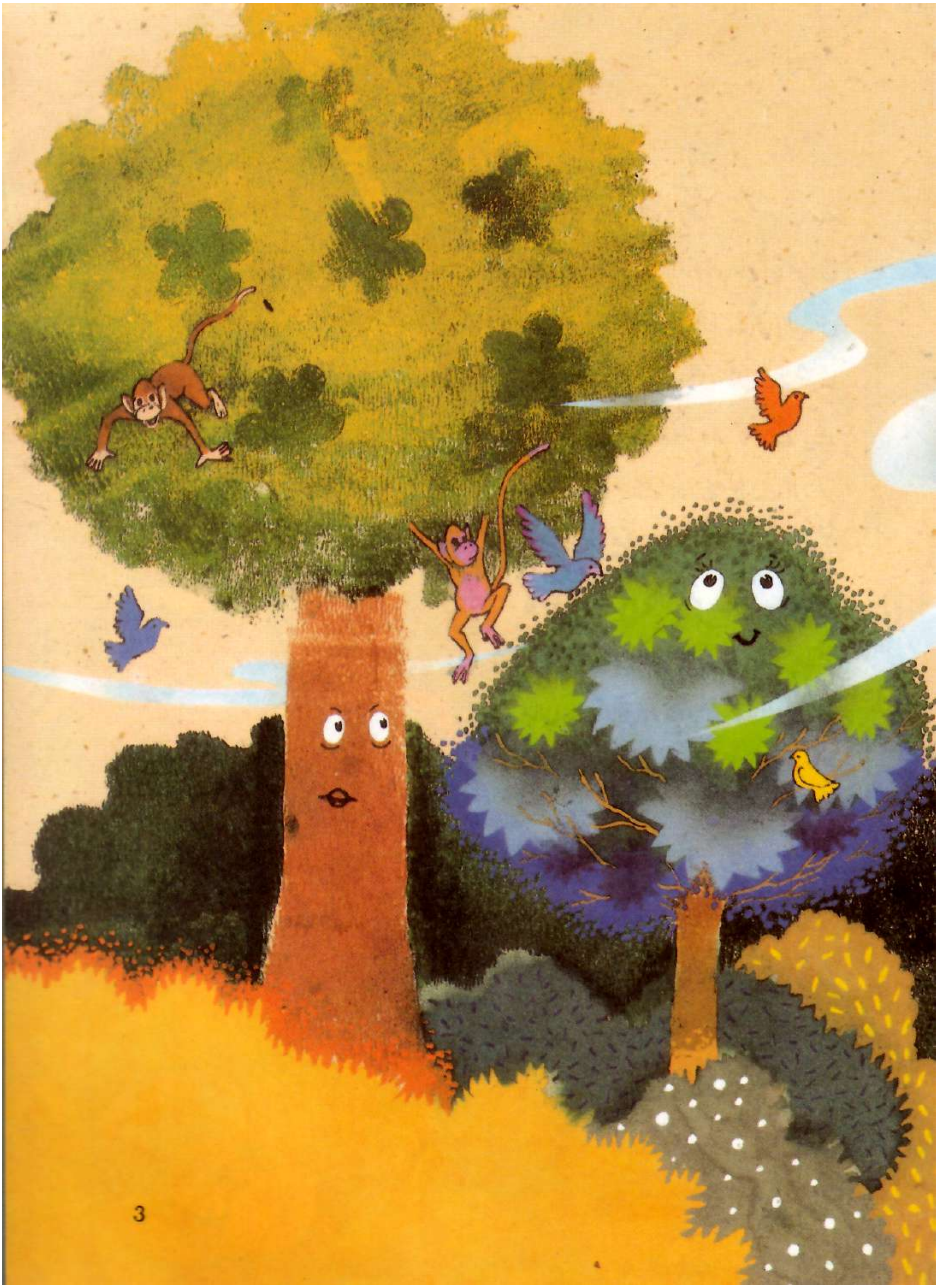
مصوّر : اجنتا گوہا ٹھاکرتا

مترجم : شمیم جہاں

چلڈرن بک ٹرسٹ   قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان   بچوں کا ادبی ٹرسٹ

گھنے جنگل کے درمیان ایک خوبصورت چھوٹا سا پیڑ تھا۔ اس کی شاخیں پتلی اور لمبی تھیں۔
نرم ہوا اُسے بہت پیار کرتی اور اس کے کانوں میں سرگوشیاں کرتی۔
چڑیوں کو چھوٹے پیڑ کی شاخوں پر بیٹھنا بہت اچھا لگتا تھا۔ بندر بھی وہاں آکر جھولتے اور اپنی دُموں کو لہراتے۔





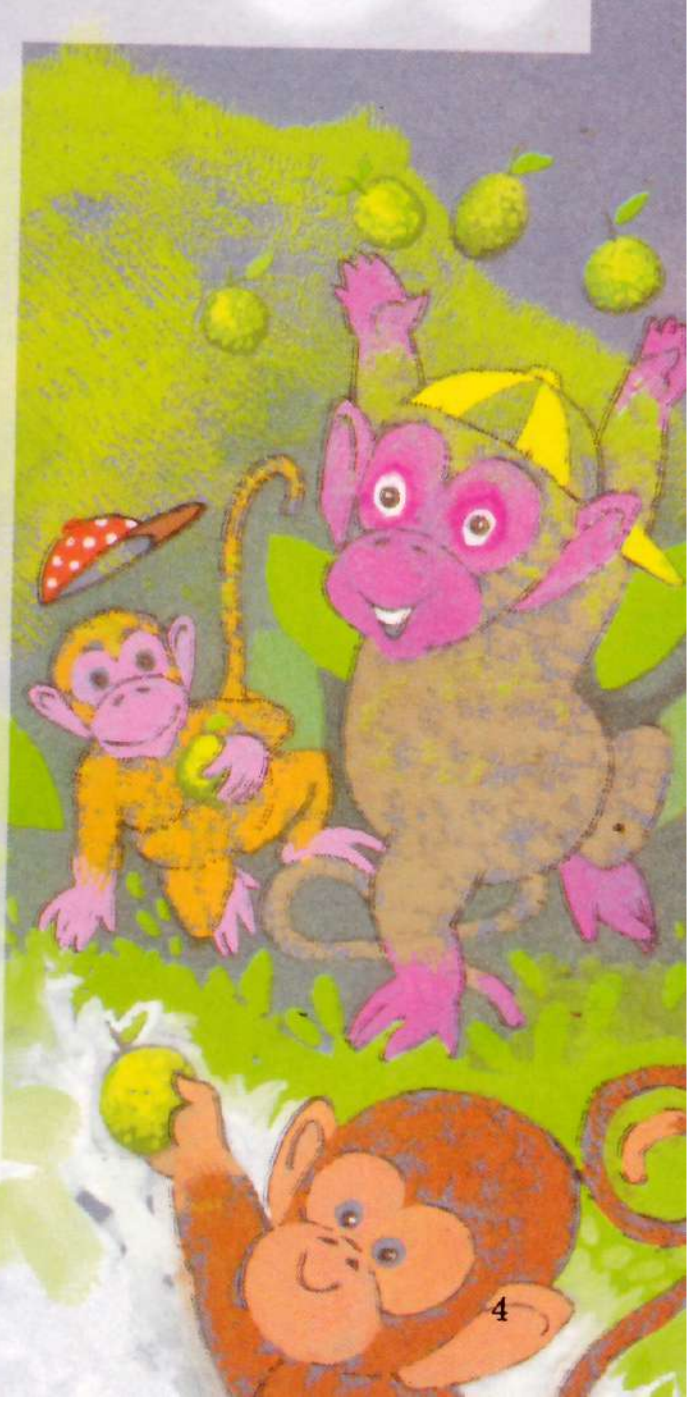


چھوٹے پیڑ کو ان سب سے کہانیاں سُننا اچھا لگتا تھا۔ وہ نرم ہوا سے پوچھتا: ”تم کہاں سے آ رہی ہو؟“ ”میں پہاڑ کی چوٹی پر گئی اور ایک بادل کو اُڑا کر لائی اور وہاں بارش شروع ہو گئی، جب بارش رُکی تو میں نیچے وادی میں اُتر آئی۔ اور بچّوں کی پتنگیں اُڑانے لگی، تب ہی مجھے ایک شرارت سوجھی، میں نے شہر کا رُخ کیا اور ایک زور دار جھونکے سے لوگوں کے دُھلے ہوئے کپڑے اُڑا کر اِدھر اُدھر پھینک دیے۔“

چھوٹا پیڑ ہنس دیتا: ”تم نے خوب مذاق کیا۔“ پھر اس نے چڑیوں سے پوچھا تم کہاں سے آ رہی ہو؟“

ان میں سے ایک چڑیا نے اپنا سر اِدھر اُدھر ہلا کر کہا۔

”اوہ، میں بہت مصروف رہی۔“ ”صبح سویرے اُٹھ کر سب سے پہلے میں نے ایک تندرست موٹا تازہ کیڑا پکڑا۔ اور پھر میں ایک مہربان عورت کی کھڑکی پر جا کر بیٹھ گئی اور گانا گانے لگی۔





اس نے میرے لیے دانہ ڈالا۔ اس کے بعد گھونسلہ بنانے کے لیے میں تنکے جمع کرنے لگی۔"

"تم جاننا چاہو گے کہ ہم کیا کر رہے تھے۔" بندروں نے کہا؟ سب سے پہلے ہم مندر گئے۔ جہاں لوگوں نے ہمیں مٹھائیاں اور کیلے کھلائے۔ ہم نے ایک باغ میں پکے ہوئے امرودوں کی خوشبو محسوس کی اور ہم نے کچھ امرود توڑ لیے۔ ایک آدمی نے ڈنڈا لے کر ہمارا پیچھا کیا۔ اور پھر ہم نے دیکھا کہ کچھ بچّے ٹوپیاں پہنے ہوئے ہیں ہم نے ان کی ٹوپیاں چھین کر پہن لیں۔"

چھوٹا پیڑ ہنسا: "تم نے واقعی خوب تفریح کی۔"

چھوٹے پیڑ نے ایک آہ بھری۔ جب وہ اکیلا رہ جاتا تو اداس ہو جاتا۔

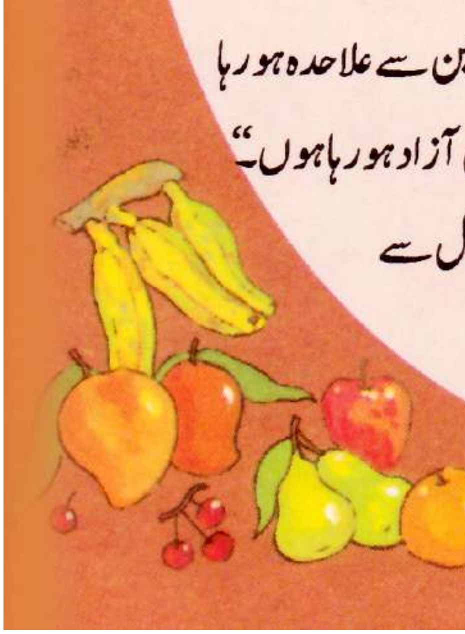




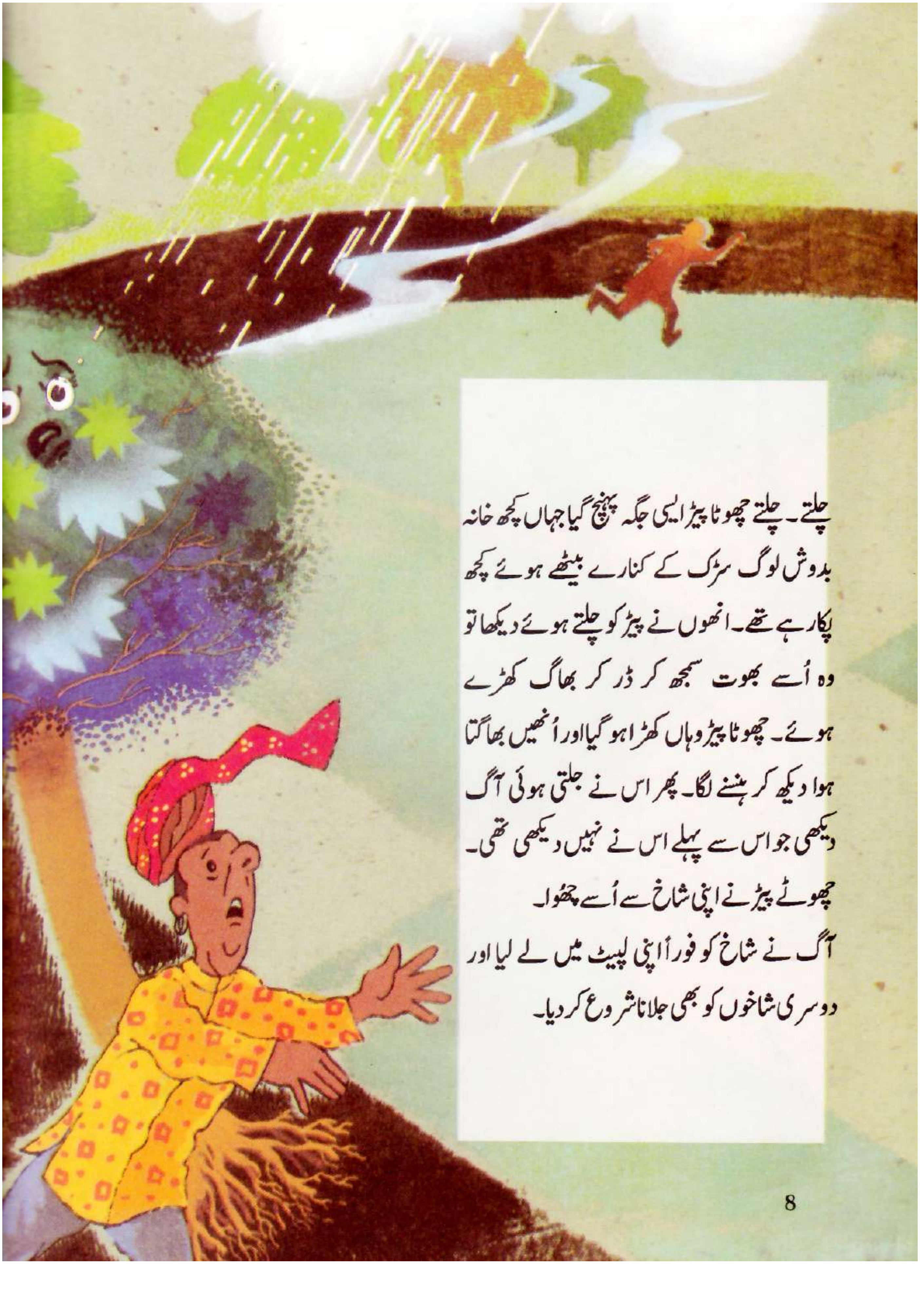
اس نے ایک آہ
بھری اور سوچنے لگا کہ وہ کبھی بھی کہیں نہیں گیا
اور نہ ہی جا سکتا ہے۔

"تمہارا کیا مطلب ہے؟" بڑے پیڑ نے پوچھا۔ پھر بڑے پیڑ نے کہا،
"ہم پیڑ ہیں جو اپنی جگہ مضبوطی سے کھڑے ہیں لمبے اور مضبوط ہیں، یہاں
چڑیوں اور گلہریوں کے لیے رہنے کی جگہ ہے رات کو بندر یہاں سوتے ہیں۔ اگر ہم
ایک جگہ کھڑے نہ ہوتے تو کیسے بڑے ہوتے اور کیسے ہم پر پھل لگتے۔ ہم مٹّی کو
پکڑے رہتے ہیں تا کہ وہ بہہ نہ جائے۔"

"مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔" چھوٹے پیڑ نے کہا۔
"میں ہوا اور چڑیوں کی طرح گھومنا چاہتا ہوں، اوہ، کاش میں ایسا کر سکتا۔" جس
وقت چھوٹا پیڑ یہ بات کہہ رہا تھا اس نے خود میں کچھ تبدیلی ہوتی ہوئی محسوس کی۔
اچانک اس کی جڑیں کمزور اور ڈھیلی ہونے لگیں۔ وہ زمین سے علاحدہ ہو رہا
تھا۔ جیسے کسی نے جادُو کر دیا ہو۔" اوہ! اوہ! وہ چلّایا۔ "میں آزاد ہو رہا ہوں۔"
میں دینا دیکھنے جا رہا ہوں۔" اور پھر وہ جنگل سے
سڑک کی طرف چل پڑا۔



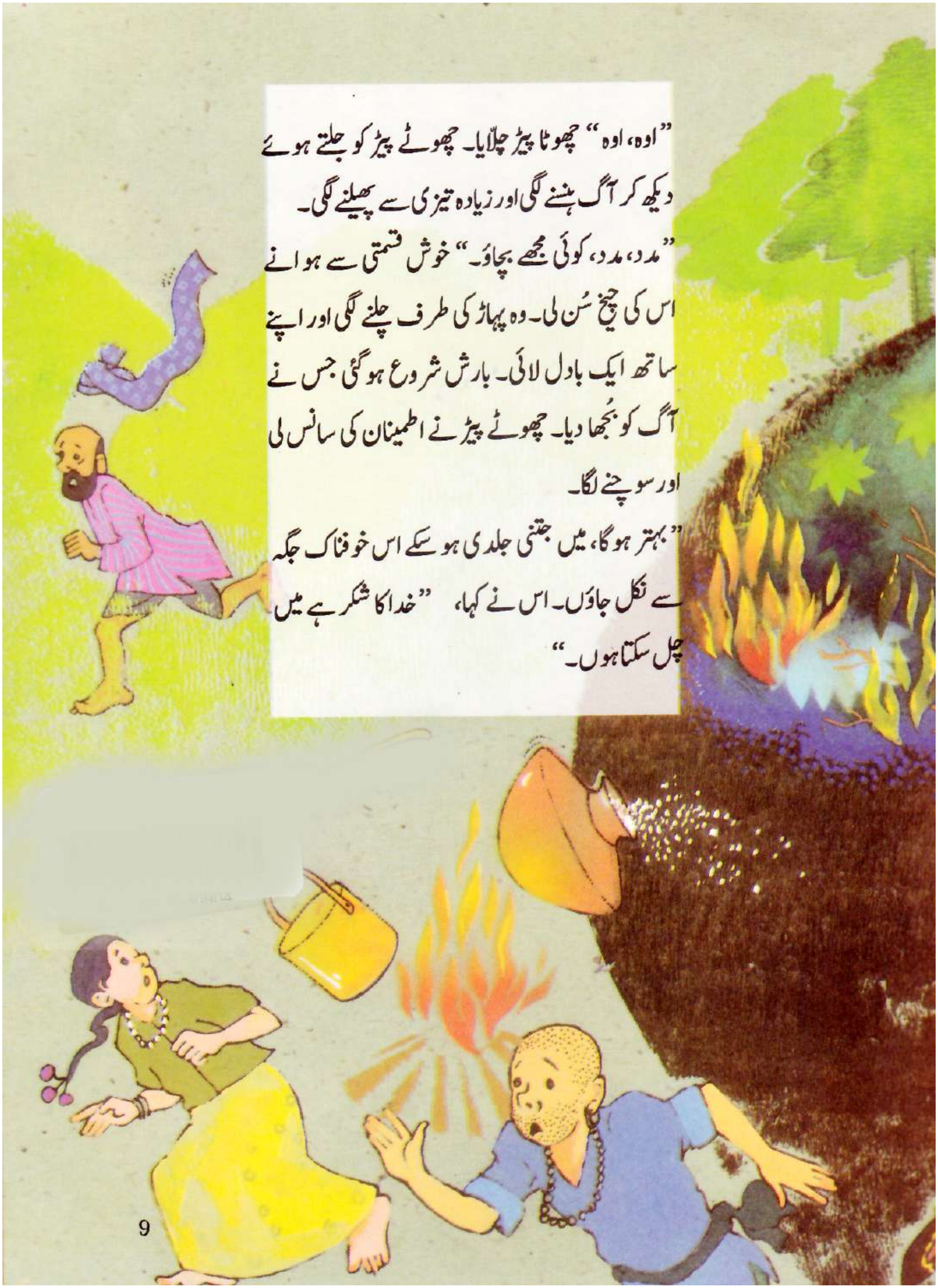




چلتے۔ چلتے چھوٹا پیڑ ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں کچھ خانہ بدوش لوگ سڑک کے کنارے بیٹھے ہوئے کچھ پکارہے تھے۔ انھوں نے پیڑ کو چلتے ہوئے دیکھا تو وہ اُسے بھوت سمجھ کر ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ چھوٹا پیڑ وہاں کھڑا ہو گیا اور اُنھیں بھاگتا ہوا دیکھ کر ہنسنے لگا۔ پھر اس نے جلتی ہوئی آگ دیکھی جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھی تھی۔

چھوٹے پیڑ نے اپنی شاخ سے اُسے چھُوا۔

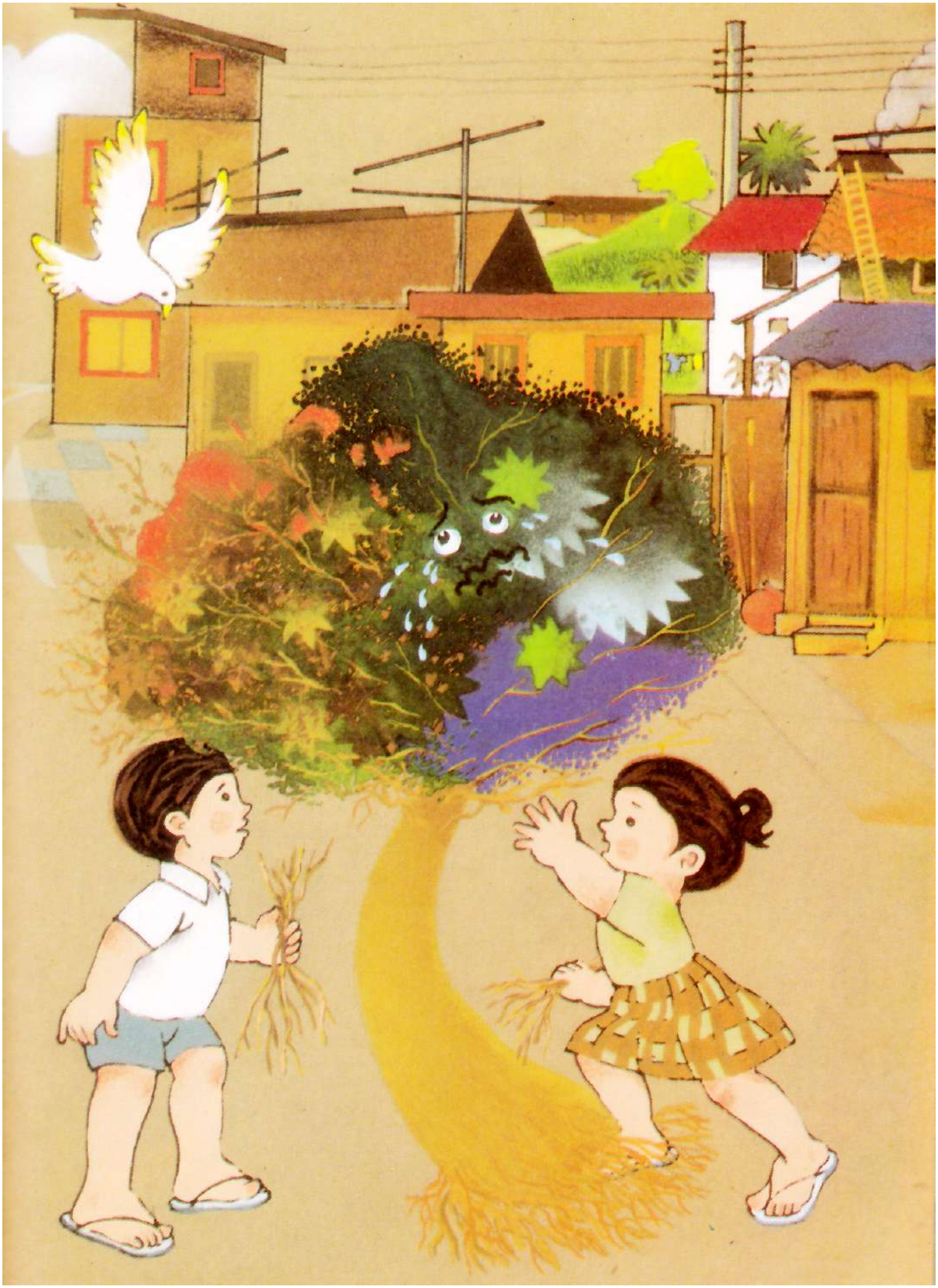
آگ نے شاخ کو فوراً اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دوسری شاخوں کو بھی جلانا شروع کر دیا۔



"اوہ، اوہ" چھوٹا پیڑ چلاّیا۔ چھوٹے پیڑ کو جلتے ہوئے دیکھ کر آگ ہنسنے لگی اور زیادہ تیزی سے پھیلنے لگی۔

"مدد، مدد، کوئی مجھے بچاؤ۔" خوش قسمتی سے ہوا نے اس کی چیخ سُن لی۔ وہ پہاڑ کی طرف چلنے لگی اور اپنے ساتھ ایک بادل لائی۔ بارش شروع ہو گئی جس نے آگ کو بُجھا دیا۔ چھوٹے پیڑ نے اطمینان کی سانس لی اور سوچنے لگا۔

"بہتر ہو گا، میں جتنی جلدی ہو سکے اس خوفناک جگہ سے نکل جاؤں۔ اس نے کہا، "خدا کا شکر ہے میں چل سکتا ہوں۔"

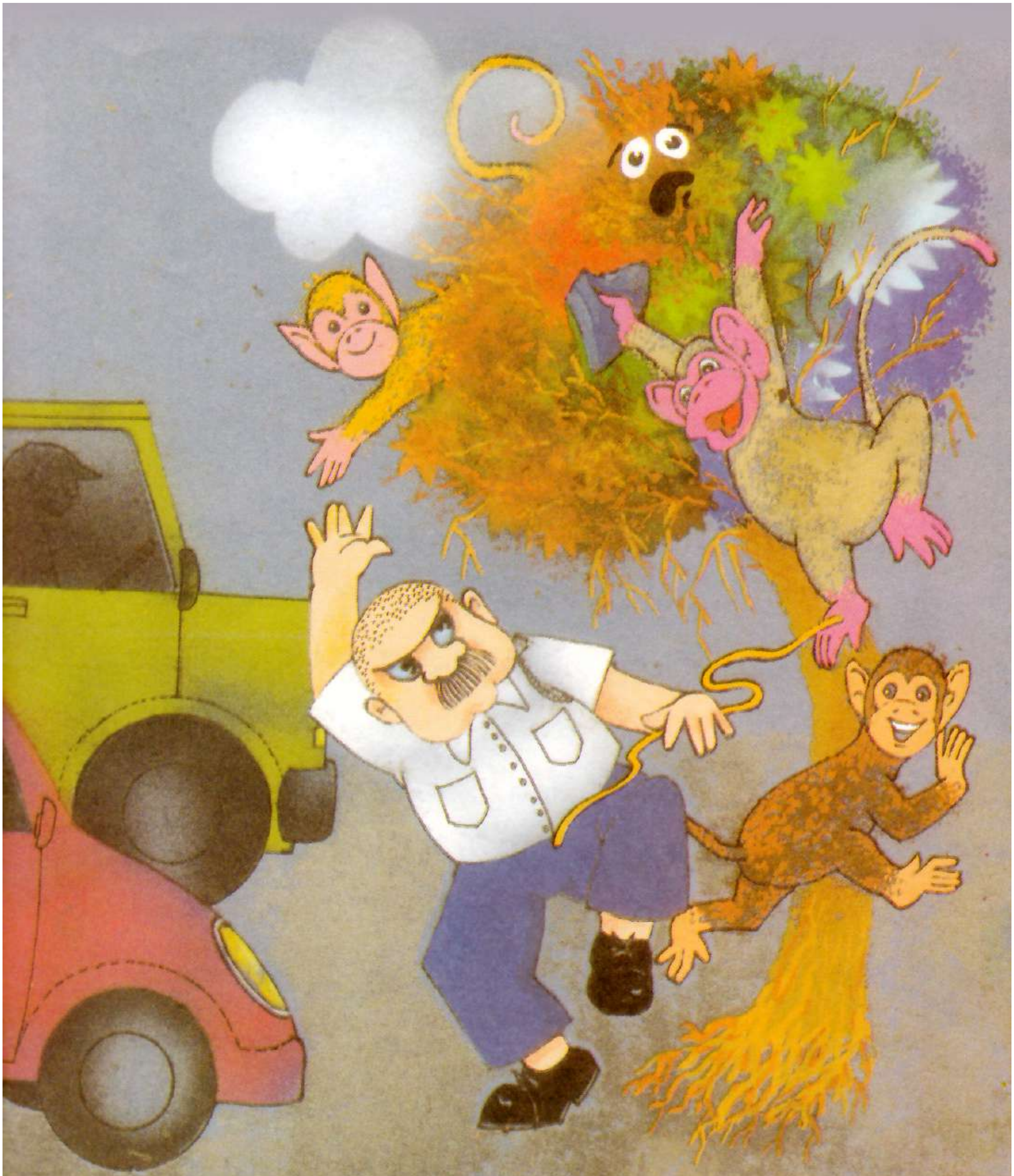




چھوٹا پیڑ وہاں سے چل پڑا۔ اس کی خوبصورت شاخیں جل کر بد صورت ہو گئی تھیں۔ چلتے چلتے وہ ایک شہر تک پہنچ گیا۔ اس سے پہلے اس نے شہر نہیں دیکھا تھا۔ وہ رُک کر شہر کا نظّارہ کرنے لگا۔ اس نے دیکھا دو بچّے جلانے کی لکڑیاں جمع کر رہے ہیں، انھوں نے چھوٹے پیڑ کی شاخیں توڑنا شروع کر دیں۔

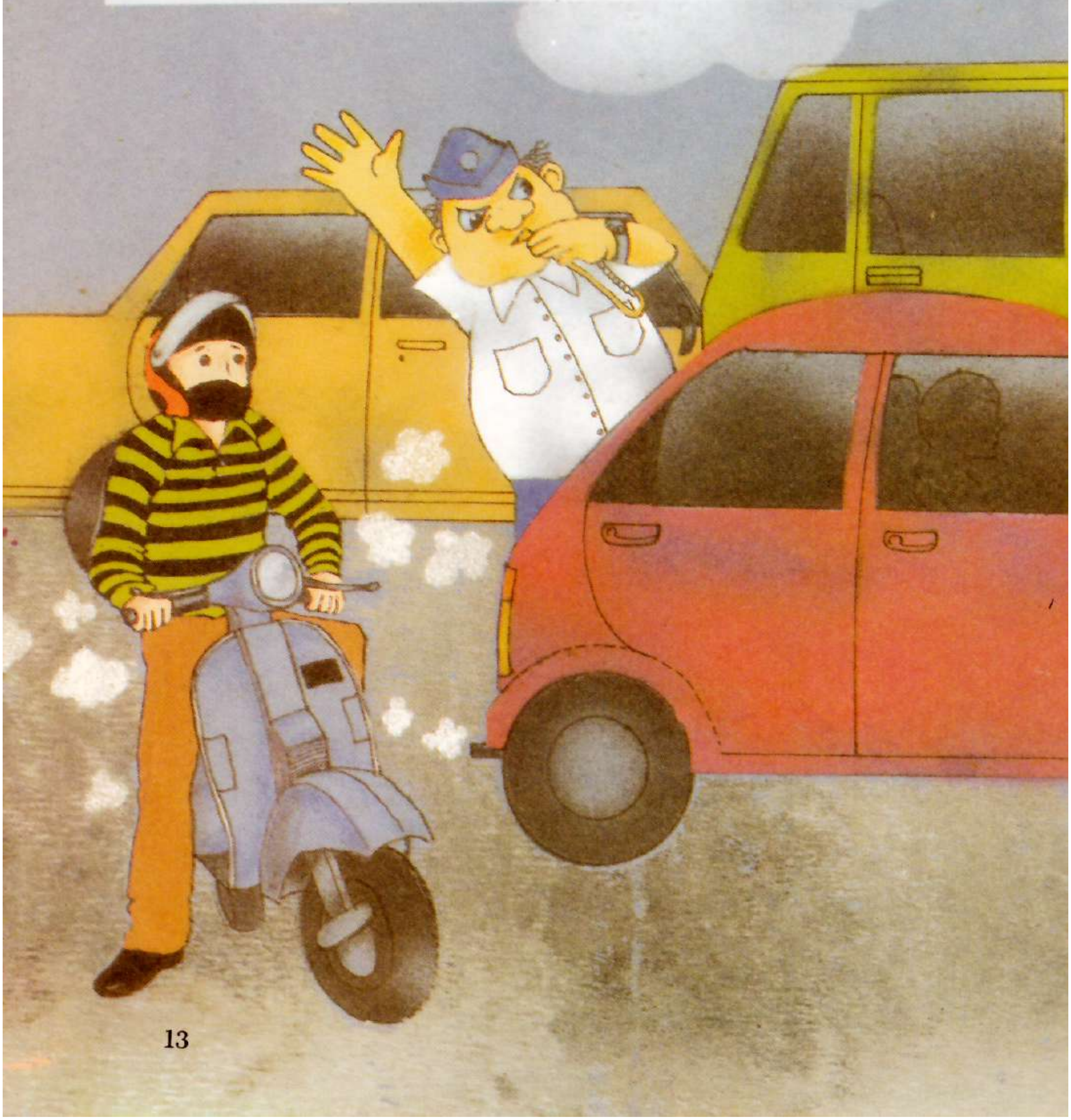
"مدد، کوئی مجھے بچاؤ!" چھوٹا پیڑ چیخا۔ چڑیوں نے اس کی آواز سُن لی اور انھوں نے بچّوں کے ہاتھوں پر ٹھونگیں مار کر اُنھیں ڈرا کر بھگا دیا۔ چھوٹا پیڑ پھر چل پڑا۔ اب تک وہ اپنی بہت سی شاخیں کھو چکا تھا۔ اب وہ شہر کی بڑی سڑک پر آ گیا۔ بیچ سڑک پر چلتے ہوئے پیڑ کی وجہ سے موٹر گاڑی والے پریشان ہو گئے۔ وہ ہارن بجا رہے تھے اور پیڑ سے بچنے کی کوشش میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے۔

ٹریفک پولس والا چلّایا: "پیڑ سڑک پر نہیں چلا کرتے۔" دوسرے پولس والے نے چھوٹے پیڑ کو رسّی سے باندھ دیا اور ایک طرف لے گیا۔



”مدد، مدد، کوئی مجھے بچاؤ!“ چھوٹا پیڑ چلّایا۔

بندر اُسے بچانے کے لیے آئے۔ بندروں نے پولس والے کی ٹوپی چھین لی۔ پولس والا ان کے پیچھے بھاگا۔ چھوٹا پیڑ بھی واپس جنگل کی طرف بھاگا۔





"کون ہے؟" بڑے پیڑ نے پوچھا۔ کیوں کہ چھوٹا پیڑ واپس آکر خاموش اپنی جگہ کھڑا ہو گیا تھا۔ "میں ہوں!"

"چھوٹا پیڑ؟" کچھ دیر بڑا پیڑ خاموش رہا۔

"تم بہت زیادہ بدل گئے ہو۔" کیا تم نے ساری دنیا دیکھ لی اور کیا وہ تمہیں پسند آئی؟"

"ہاں، میں نے دنیا کی سیر کی اور یہ اچھی طرح سمجھ گیا ہوں کہ جنگل سب سے اچھی جگہ ہے۔"

چھوٹا پیڑ ترو تازہ ہونے لگا، نئی شاخیں اور پتّیاں پھوٹنے لگیں۔ نرم ہوا، چڑیوں اور بندروں نے اُسے نئی کہانیاں سنائیں۔



چھوٹا پیڑ اب خوش تھا کہ وہ پیڑ ہے۔ جس سے ہوا باتیں کر ہکتی تھی اور جہاں چڑیاں اپنا گھونسلہ بنا سکتی تھیں اور بندر رات کو سو سکتے تھے۔





انگریزی ایڈیشن : 1999
اُردو ایڈیشن : 2000, 2010
تعدادِ اشاعت : 1000

قیمت : 20.00 روپے

The Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Secondary & Higher Education, FC-33/9, Farogh-e-Urdu Bhawan, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025, by special arrangement with Children's Book Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.
Sale Section: National Council for Promotion of Urdu Language, West Block-8, R.K. Puram, New Delhi-110066